Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16A72

ترکیب ۱۳

کچھ اسم تنکیر بجائے صفت پانی موصوف صفت اور موصوف ملکر متبوع ہوا اور آنی تابع مہمل تابع اور متبوع ملکر مفعول بہ ہوا اپلاؤ فعل متعدی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمت

INDIAN INSTITUTE

بالخیر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا—

ترکیب۲ موہن لال فاعل نے علامت فاعل خط مفعول بہ لکھا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا اور حرف عطف بدہو فاعل نے علامت فاعل اوسے ضمیر مفعول ڈاک مفعول فیہ مین علامت ظرفیت روانہ کیا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعولون کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ہوا جملۂ سابق پر پھر معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوا

ترکیب۳ منالال مضاف الیہ کا علامت اضافت چھوٹا صفت بھائی موصوف صفت موصوف ملکر مضاف ہوا پھر مضاف الیہ مضاف کے ساتھ ملکر مبدل منہ واقع ہوا موہن بدل بدل اور مبدل منہ ملکر فاعل ہوا اور آیا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا—

ترکیب۴ پانچوین صفت درجہ موصوف صفت موصوف ملکر مضاف الیہ ہوا کے علامت اضافت سب لفظ تاکید طالب علم مضاف اور موکد اب مضاف الیہ مضاف کے ساتھ ملکر مبتدا واقع ہوا حاضر ہین خبر پس مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

کو علامت مفعول مارا فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
اور مفعول لہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
ترکیب زید فاعل للو کے ساتھ ترکیب اضافی ظرف زمان کا نپور مفعول فیہ
گیا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل اور متعلقات کے ساتھ ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا
ترکیب منالال فاعل لفظ نے علامت فاعل زید ذو الحال حرو مت کو علامت
مفعول سبق پڑہتے حال حال اور ذو الحال ملکر مفعول بہ ہوا دیکھا فعل متعدی
پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
ترکیب موہن فاعل غلطی سے تمیز ملتان مفعول فیہ چلا گیا ممیز اور فعل لازمی
پس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
ترکیب کریم خان فاعل مجکو مفعول بہ بجبر تمیز آگرہ مفعول فیہ لیگیا ممیز
اور فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعولون اور تمیز کے ساتھ ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
ترکیب آج ظرف زمان آستاد فاعل نے علامت فاعل مدرسہ
مفعول فیہ ظرف مکان مین علامت ظرفیت للو مفعول بہ کو علامت
مفعول ادب کے لیے مفعول لہ بڑی مار ترکیب توصیفی مفعول مطلق
دی فعل متعدی بمعنی ماری پس فعل اپنے فاعل اور مفعولون کو ساتھ ملکر

آگر سے گیا آج استاد نے مدرسے مین للو کو ادب کے لیے بڑی
ماردی موہن لال نے خط لکھا اور بدہو نے اوسے ڈاک مین روانہ کیا
منا لال کا چھوٹا بھائی موہن آیا پانچوین درجے کے سب طالب علم
حاضر ہین کچھ پانی وانی پلاؤ

جواب

ترکیب زید فاعل اچھی صفت چال موصوف صفت موصوف ملکر مفعول مطلق اور چلا فعل لازمی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب آج ظرف زمان موہن لال فاعل اپنے ضمیر مضاف الیہ گھر مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا اور گیا فعل لازمی پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول فیہ وغیرہ کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب بدہو مضاف الیہ حرف کا علامت اضافت بھائی مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل سبق پڑہنے کو مفعول لہ میرے ضمیر مضاف الیہ اور پاس مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا اور آیا تھا فعل لازمی پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول لہ وغیرہ کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب اوستاد فاعل سے نے علامت فاعل تا دیا مفعول لہ موہن مفعول

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب اپنا ضمیر مضاف الیہ سبق مضاف مضاف مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا سناؤ فعل متعدی تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

ترکیب تمہارا ضمیر مضاف الیہ بھائی مضاف مضاف الیہ مضاف سے ملکر فاعل ہوا اور کیا لفظ استفہام اسکا مفعول بہ کتاب پوشیدہ ہے اور پڑہتا ہے فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

سوال

فعل لازمی مین کون کون مفعول آسکتے ہین

جواب

مفعول بہ خاص فعل متعدی ہی مین آتا ہے اور باقی سب مفعول اور دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدی مین آسکتے ہیں

سوال

ان جملون کی ترکیب بیان کرو زید اچھی چال چلا آج موہن لال اپنے گھر گیا بدہو کا بھائی سبق پڑھنے کو میرے پاس آیا تھا اوستاد نے تادیباً موہن کو مارا زید للو کے ساتہ کانپور گیا منا لال نے زید کو سبق پڑھتے دیکھا موہن غلطی سے ملتان چلا گیا کریم خان مجکو بھی

ترکیب ۱ ذہین صفت لڑکا موصوف موصوف صفت ملکر فاعل ہوا اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف مضاف الیہ مضاف سے ملکر مفعول بہ ہوا اور یاد کرلیتا ہے فعل متعدی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب ۲ پرنسپل صاحب موصوف بہادر صفت موصوف صفت ملکر فاعل ہوا اور لفظ نے علامت فاعل زید مضاف الیہ کے علامت اضافت لڑکا مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا اور کو علامت مفعول اور پچیس ترکیب تعدادی تمیز اور روپے ممیز تمیز اور ممیز ملکر دونون مفعول ثانی واقع ہوا اور انعام دیے فعل مرکب متعدی بدو مفعول پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب ۳ موہن مضاف الیہ کا علامت اضافت تیسرا صفت بہائی موصوف موصوف صفت ملکر مضاف ہوا پہر مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اکبرآباد ترکیب امتزاجی ظرف اور لفظ مین علامت ظرفیت نوکر ہے خبر پس مبتدا ساتہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ۴ کریم خان معطوف علیہ اور حرف عطف بدہو معطوف معطوف اور معطوف علیہ ملکر مفعول قائم مقام فاعل کے ہوا لاہور ظرف بہیجے گئے فعل مجہول پس فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام فاعل کے ساتہ ملکر

جملہ انشائیہ ہے اسلیے کہ اسکے سننے والے کو معلوم ہوا کہ کہنے والا سبق سننے کی خواہش رکھتا ہے۔

ترکیبؔ

سبق مفعول بہ ہے اور سناؤ فعل متعدی اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

سؤالؔ

کیا ذہین لڑکا بھی جملہ ہے

جوابؔ

مرکب غیر مفید ہے اسواسطے کہ اوسکے سامع کو کچھ خبر یا خواہش کہنے والے سے معلوم نہین ہوئی بلکہ سامع منتظر ہے کہ کہنے والا کوئی ایسا لفظ بولے جس سے کچھ خبر یا خواہش مفہوم ہو۔

سؤالؔ

کیا ترکیب ہے ان جملون کی ذہینؔ لڑکا اپنا سبق یاد کر لیتا ہے پرنسپلؔ صاحب بہادر نے زید کے لڑکے کو پچیس روپیے انعام دیے موہنؔ کا تیسرا بھائی اکبرآباد مین نوکر ہے کریمؔ خان اور ربدہ لاہور بھیجے گئے اپناؔ سبق سناؤ تمھارا بھائی کیا پڑہتا ہے

جوابؔ

زینت کلام کے لایا جاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ جلدی روٹی ووٹی کھاکر
مدرسے جاؤ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روٹی تو ایک شئے خوردنی ہے
لیکن ووٹی کوئی شئے خوردنی نہین ہے جسکو کوئی کھاسکے لیکن اوسکو
محض واسطے خوبی اور زینت کلام کے لائے ہین۔

عطف بیان

ایک چیز کے دو نامون مین سے جو زیادہ مشہور ہو کہتے ہین جیسے
ابو ظفر بہادر شاہ کہ بہادر شاہ عطف بیان ہے ابو ظفر کا

سوال جواب نحو

سوال[۱]

زید آیا کیا لفظ ہے

جواب[۱]

مرکب مفید ہے اسلیے کہ اوسکے سننے والے کو اور بات سننے کا انتظار
نہین رہا بلکہ معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے آنے کی خبر دیتا ہے ترکیب زید
فاعل ہے اور آیا فعل لازمی فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال[۲]

سبق سناؤ کون جملہ ہے۔

جواب[۲]

اور پھر درست کرکے اور کچھ بولے مثلاً مین گھر کو مدرسے کو جاتا ہون
اور یہ اکثر بولنے مین واقع ہوتا ہے

قسم سوم تاکید

تاکید اوس تابع کو کہتے ہین جو اپنے متبوع کو کسی طرح کا استحکام یا حصر یا تشدد کا فائدہ دیوے جیسے کوئی کہے کہ کل لندن جاؤنگا تو اس بیان سے جانے مین لندن کی طرف کسیطرح کا وثوق پایا نہین جاتا اور جب کہا کہ کل ضرور لندن جاؤنگا تو اسمین ایک طرح کا استحکام ارادہ روانگی لندن پایا گیا اور اسیطرح کوئی کہے کہ میرے یہان کل برادری کی دعوت تھی اس سے یہ مفہوم نہین ہوتا ہے کہ کوئی شخص برادری مین سے ایسا تھا جو دعوت مین نہ آیا ہو لیکن جب کہے کہ میرے یہان کل تمام برادری کی دعوت تھی اس سے ایک حصر مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص برادری کا ایسا تھا کہ نہ آیا ہو دعوت مین اور اسیطرح جب کوئی بجواب اس سوال کے کہ کیا تمنے زید کو مارا ہے یہ کہے کہ ہان مارا ہے تو اس سے ایک طرح کا آزار پایا جاتا ہے لیکن جب کہے کہ ہان ہان مارا ہے اس سے ایک طرح کا استحکام وتشدد اوسکے آزار مین پایا جاتا ہے

قسم چہارم تابع مہمل

تابع مہمل اوسکو کہتے ہین جو پیچھے ایک لفظ کے تشدد و مہمل محض واسطے

اور عمرو اور بکر کو زید نے مارا اور زید کو عمرو نے خوب پڑھایا اور لکھایا
اور حرف عطف کے باب اول مین مذکور ہو چکے ہین اور جسطرح ایک مفرد
دوسرے مفرد پر معطوف ہوتا ہے اوسیطرح جملہ بھی دوسرے جملے پر
معطوف ہوتا ہے اور کلمہ یا جملۂ اول کو معطوف علیہ کہتے ہین اور جو کلمہ
یا جملہ اوسپر عطف ہوا اوسکو معطوف کہتے ہین چنانچہ مثال اول مین زید
معطوف علیہ ہے اور عمرو معطوف

قسم دوم بَدَل

بدل وہ تابع ہے کہ نسبت مین خود مقصود ہووے پس اگر مبدل منہ
اور بدل ایک ہی ذات پر دال ہون تو اوسکو بدل الکل کہتے ہین اور
جس کلمے کا بدل واقع ہوتا ہے اوس کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے
میرے یہان تمھارا بھائی سکندر خان آیا تھا یعنی جس ذات پر سکندر خان
دلالت کرتا ہے اوسی ذات پر تمھارا بھائی بھی دلالت کرتا ہے
پس تمھارا بھائی بدل ہے اور سکندر خان مبدل منہ اور اسیطرح
سری پنڈت جی صاحب گنگا رام بنارس گئے یعنی جس طرح گنگا رام
جانے کا فاعل ہے اسیطرح سری پنڈت جی صاحب بھی بلا تفاوت
جانیکا فاعل ہے اور اگر مبدل منہ اور بدل دونون جدا جدا مفہوم ہوویں
تو اوسکو بدل غلط کہتے ہین جیسے پہلے بھولسے کچھ اور کلمہ نکل جائے

بیان تمیز اور ممیز کا

تمیز وہ ہے جو شک اور شبہہ کسی چیز کا دور کرے اور ممیز وہ ہے جسکا شک وشبہہ دور ہوجاوے تنوین دو زبر یا صرف باے موحدہ اور لفظ سے اور کریا اور لفظ جو انھین معنی مین ہون اوسکی علامتین ہین جیسا زید نے سہواً یا بسہو یا سہو سے یا بھول کر دوبارہ خط لکھا۔

بیان توابعات کا

تابع اوسکو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمے کے آوے اور جسطرح کلمۂ اول کسی کا عامل یا معمول ہوا وسیطرح کلمۂ ثانی بھی اوسکا عامل یا معمول ہو یعنی جو اسم اول کسی فعل کا فاعل واقع ہوا وسیطرح اسم دوم بھی اوسکا فاعل ہو اور جو اسم اول مفعول واقع ہوا ہو تو اسم دوم بھی اوسکا مفعول ہو جس کلمے کے پیچھے تابع واقع ہوتا ہے اوسکو متبوع کہتے ہین اور تابع اور متبوع ملکر ایک خبر و جملہ کا ہوتا ہے اردو مین پانچ قسم کے توابعات پائے جاتے ہین اور تفصیل اونکی یہ ہے

عطف بحرف بدل تاکید تابع مہمل اور عطف بیان

قسم اول عطف بحرف

معطوف بحرف اوس تابع کو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمے کے دوسرا کلمہ بذریعہ حرف عطف کے معطوف ہو جیسے زید اور عمرو نے روٹی کھائی

آج زید مدرسے گیا ہے اس ترکیب مین آج ظرف زمان اور مدرسہ ظرف مکان ہے اور لفظ مین علامت ظرف پوشیدہ ہے یعنی مدرسے مین اور زید فاعل اور گیا ہے فعل لازمی فعل اپنے فاعل اور ظرف زمان اور ظرف مکان سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

مفعول لہ

مفعول لہ وہ ہے جسکے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہووے یا اوسکے حاصل کرنے کا ارادہ ہووے جیسا زید نامردی سے نہ لڑا یعنی بسبب نامردی کے جو اوسکی ذات مین موجود تھی نہ لڑا مثال آج استاد نے للو کو تادیباً یا ادب کے لیے مارا یعنی ادب للو کی ذات مین موجود نہین تھا اوسکے حاصل کرنے کے لیے اوستاد نے مارا اور کبھی تنوین یعنی دو زبر اور لفظ کر اور سے اور سبب یا اور الفاظ جو انھین معنی مین ہون علامتین مفعول لہ کی ہین

بیان حال اور ذو الحال کا

حال وہ اسم ہے جو کیفیت اور حالت فاعل اور مفعول یا دونون کی تبلاوے اور جسکی حالت تبلاوے اوسکو ذو الحال کہتے ہین حال اور ذو الحال ملکر جملے کا ایک جزو ہوتا ہے جیسا زید ہنستا آتا تھا مثال زید نے موہن کو

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہے جو قبل فعل کے حالت مفعولیت مین واقع ہو اور وہ مفعول اور اوسکا فعل دونون ایک ہی مصدر سے مشتق ہوئے ہون یا معنی مین دونون متحد ہون جیسا زید کیا خوب چال چلا اس ترکیب مین زید فاعل ہے اور کیا لفظ استفہام بمعنی تعجب اور خوب صفت اور چال موصوف صفت موصوف سے ملکر مفعول مطلق واقع ہوا اور چلا فعل لازمی ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

مثال زید نے للو کو بڑی مار دی اس ترکیب مین زید فاعل ہے اور لفظ نے علامت فاعل اور للو مفعول بہ اور کو علامت مفعول اور بڑی صفت اور مار موصوف صفت اور موصوف ملکر مفعول مطلق واقع ہوا فعل وہی کا جو بمعنی ماری آیا ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

مفعول فیہ

جس جگہہ یا جسوقت مین فعل واقع ہوا اوسکو مفعول فیہ اور ظرف بھی کہتے ہین ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اس مفعول کے آخر لفظ مین جو علامت ظرفیت ہے اکثر مقدر رہتا ہے اور کبھی ظاہر جیسا

متعدی بیک مفعول وہ ہے جو صرف ایک مفعول کی خواہش کرے جیسا زیدؔ نے عمرو کو مارا اور موہنؔ نے اپنا سبق یاد کر لیا اور متعدی بدو مفعول وہ ہے جو دو مفعولون کی خواہش کرے جیسا زیدؔ نے عمرو کو فاضل جانا مثال زید نے عمرو کو پانچ روپیے دیے

بیان جملہ انشائیہ کا

جملہ انشائیہ وہ ہے جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھ خواہش رکھتا ہے اور اوسکی بات مین احتمال راست اور دروغ کا نہین ہوتا ہے اوسکی نو قسمین ہین امرؔ جیسا خط لکھو نہیؔ مت جاؤ ندا اے لڑکو استفہام کیا تمھین زید نے مارا ہے تمنا کاش آج زید آجاتا قسم خدا کی قسم مین یہ کام کرونگا عرض تو نے میرا کہا کیون نہ مانا جہ آج کو بھلا ہوتا تعجب یہ پھول کیا ہی خوشرنگ و خوشنما ہے عقود جیسے مین نے تیرے ہاتہ یہ گھوڑا بیچا

بیان اقسام مفعول و دیگر متعلقات فعل

معلوم رہے کہ مفعول کی چار قسمین ہین مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ ان مین سے مفعول بہ صرف فعل متعدی ہی مین آتا ہے اور باقی مفعول اور دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدی مین آسکتے ہین

مفعول بہ مطلقاً نہووے تو وے فعل مفعول بہ کے موافق بولے جاوینگے
خواہ فاعل مذکر ہو یا مونث واحد ہو یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی تمنو نے
پانی پیا لڑکون نے تختیان لکھین عورتون نے شربت کے پیالے پیے
جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ دونون کی علامتین ہووین تب اسحال مین
فعل واحد مذکر بولا جاویگا جیسے زید نے تختی کو لکھا تمنو نے شربت کے
پیالون کو پیا جملہ فعلیہ مین یہ فصیح تر ہے کہ جملے مین فعل آخر واقع ہووے
اور فاعل اور مفعول پہلے جیسا للو کو زید نے مارا اور یون بھی درست ہے
کہ زید نے للو کو مارا اگر مارا زید نے للو کو ضعیف محاورہ ہے باعتبار فاعل کے
فعل متعدی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول فعل معروف
وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہووے جیسا زید نے خط لکھا اور فعل مجہول
وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہووے اس فعل کا مفعول بہ قائم مقام
فاعل کے ہوتا ہے مگر اوسپر علامت مفعول بہ مطلقاً نہین لاتے ہین
جیسے خط لکھا گیا نہین معلوم خط کس نے لکھا خط مفعول بہ قائم مقام فاعل
کے ہے اور لکھا گیا فعل مجہول ہے فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام
فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
باعتبار مفعول کی فعل متعدی کی دو قسمین ہین متعدی بیک مفعول و متعدی
بدو مفعول اور دونون قسمون کے مفعولون کو مفعول بہ کہتے ہین

روانہ کیا موہن نے مجھے ایک قلمدان بھیجا ہی اور مین نے اُسکے لیے
ایک قلمتراش بھیجا تھا کریم خان نے سبق پڑھا تھا اور مین نے اُسے
سبق پڑھایا تھا یہ خط تمنے لکھا ہوگا یا زید نے۔

مگر مصدر بولنا بھولنا کے افعال مذکورۂ بالا اِس قاعدے سے مستثنیٰ ہین
جیسے زید کچھ بولا اور موہن لال امتحان مین ایک لفظ بھولا جب فعل متعدی
اور فعل لازمی آپس مین مرکب ہوتے ہین تب باعتبار فعل آخر کے فاعل کی
علامت ہوتی ہی جیسے کریم خان نے بدھو کو لاہور جاکر مارا اور رمنا لال نے
سبق بیٹھکر یاد کیا اور زید سبق پڑھگیا اور موہن خط لکھ چکا اور للو کتاب لیگیا۔

قاعدہ کُلیہ فعلون کی تذکیر و تانیث اور وحدت وجمعیت کا

جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل مطلقاً نہ آوے
اور مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی
ہون یا متعدی ہمیشہ تذکیر و تانیث اور وحدت وجمعیت مین فاعل کے
موافق ہوے جاوینگے جیسے لڑکی آئی لڑکا آیا لڑکی پانی پیتی ہی لڑکا روٹی کھاتا ہی
بہو فقیرون کو کھانا دیتی ہی زید موہن کو بلاتا ہی لڑکیان آئین لڑکے آئے
لڑکیان پڑھتی ہین لڑکے پڑھتے ہین اچھی لڑکیان اپنے سبق کو یاد
کرلیتی ہین اچھے لڑکے اُستاد کو خوش رکھتے ہین۔

جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت

جملہ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل سے مرکب ہووے۔

اجزاے جملہ فعلیہ

فعل لازمی مین جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہی اور فعل متعدی مین فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ حاصل ہوتا ہی فاعل وہ ہی جسکی طرف فعل کو نسبت کرین کہ یہ فعل اُسکی ذات سے قائم ہوا ہی یا اُس سے صادر ہوکر دوسرے پر واقع ہوا جیسا زید آیا اِس ترکیب مین زید فاعل ہی اِس لیے کہ آنے کا فعل اُسکی ذات سے قائم ہوا اور آیا فعل لازمی ہی فعل فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اور مفعول بہ وہ ہی جسپر فاعل کا فعل واقع ہووے اور کو اور کے تئین اور سے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین جیسا زید نے بدھو کو مارا ترکیب مارا فعل متعدی ہی اور زید فاعل اِس لیے کہ مارنے کا فعل اُسکی ذات سے نکل کر بدھو پر واقع ہوا اور لفظ نے علامت فاعل اور بدھو مفعول بہ ہی اسلیے کہ اُسپر زید کا فعل یعنی مار واقع ہوئی اور کو علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کے ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ نے علامت فاعل ہوکر آتا ہی خواہ فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید نے خط لکھا اور اُسنے خط ڈاک مین

اور ۳۱ سے ۳۹ تک وغیرہ اور سیکڑے اور ہزار بھی اسیطرح مرکب ہو سکتے ہین مرکب غیر امتزاجی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہین ایک سے نو تک کو مفردات یا اِکائیان بولتے ہین اور دس بیس تیس وغیرہ کو دہائیان کہتے ہین دہائیان اور سیکڑے اور ہزار وغیرہ داخل مفردات کے ہین عدد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اوسے معدود جیسا پندرہ روپئے اس ترکیب مین پندرہ عدد مرکب اور روپئے معدود ہین

تقسیم جملہ

جملہ کی دو قسمین ہین جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ وہ ہے جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والا کسی کی خبر دیتا ہے اس جملے مین احتمال راست اور دروغ کا رہتا ہے

اسکی دو قسمین ہین جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے جو ایسے دو اسمون سے مرکب ہووے کہ اوسکے سامع کو کچھ خبر معلوم ہو جاوے اونمین سے ایک کو مبتدا کہتے ہین اور دوسرے کو خبر مبتدا وہ اسم ہے جسکے ماجرے کی خبر دیجاوے اور جس ماجرے کا بیان ہووے اوسکو خبر کہتے ہین شلاً زید امیر ہے اسکے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے امیر ہونے کی خبر دیتا ہے پس زید مبتدا ہے اور امیر خبر اور ہے لفظ ربط وحدت اور جمعیت مین لفظ ربط ہمیشہ مبتدا کے موافق ہوتا ہے

اردو مین صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہے اور صفت سے موصوف مین اگر معرفہ ہو توضیح ہو جاتی ہے اور جو نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسا ذہین لڑکا اس ترکیب مین ذہین صفت ہے اور لڑکا موصوف مگر بسبب صفت ذہین ہونے کے اور لڑکون کی نسبت مخصوص اور ممتاز ہوگیا یعنی وہ لڑکا جو ذہین ہے

جن صفتون کے آخر آ ہووے اور اوسمین بسبب آنے علامت فاعل اور مفعول اور اضافت اور ظرفیت یا خود اسم ظرف کی تبدیل بھی ہوتی ہووے تو اون صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت موافق موصوف کے چاہیے جیسا اچھا لڑکا اور اچھی لڑکی اور کچھ صفات عددیہ مین جیسے پہلا دوسرا تیسرا چوتھا اور چھٹا اور وے جنکے آخر لفظ وان یا وین ہووے جیسے تیسرا لڑکا اور پانچوان مرد اور ساتوین عورت

مرکب امتزاجی وہ ہے جو دو لفظ ملکر ایک چیز کا نام ہو جاوے جیسا سکندرنامہ جو لفظ سکندر اور نامہ کے ساتھ ملکر ایک کتاب کا نام ہوگیا اسیطرح اکبرآباد علیگڈہ شاہجہان آباد تاج گنج وغیرہ مرکب امتزاجی ہین

مرکب غیر امتزاجی وہ ہے جو دو جزؤن سے ملکر بنے اور جزو دوم مین کوئی حرف عطف مقدر ہووے جیسا ۱۱ مرکب ہوا ہے ۱ اور ۱ سے اور ۱۲ مرکب ہوا ہے ۲ اور ۱۰ سے اسیطرح ۱۳ سے ۱۹ تک اور ۲۱ سے ۲۹ تک

نسبت کیجاوے اُسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور مضاف وہ ہی جو
نسبت کیا جاوے اردو مین مضاف الیہ اکثر مضاف سے پہلے آتا ہی
اور کا و کی و کے و را و ری و رے و نا و نی و نے علامتین اضافت کی
ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین جیسے زید کا گھوڑا اور میرا ہاتی اور
اپنا اونٹ لاؤ اِس ترکیب مین زید مضاف الیہ ہی اور کا علامت
اضافت اور میرا اور اپنا بھی مضاف الیہ مع علامت اضافت کے ہین
اور گھوڑا ہاتی اونٹ مضاف ہین مضاف اور مضاف الیہ ملکر ایک جزو
جملے کا یعنی مفعول واقع ہوا اور لاؤ فعل اور تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہی
علامتین اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت و جمعیت مین ہمیشہ
مضاف کے موافق ہوتی ہین جیسا زید کا گھوڑا اور للو کی کتاب مضاف الیہ
اگر معرفہ ہو تو مضاف معرفہ ہو جاتا ہی اور اگر نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت
مضاف مین آجاتی ہی مثلاً زید کا غلام اِس ترکیب مین زید اسم خاص ہی
اور غلام اسم عام مگر زید کی طرف نسبت کرنے سے غلام مین بھی ایک
طرح کی خصوصیت آگئی یعنی زید کے غلام سے دوسرے شخص کا غلام نہ سمجھا جاوےگا
ترکیب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے صفت وہ ہی
جس سے کسی کی بھلائی یا برائی یا کسی اور قسم کی خاصیت ظاہر ہو
اور موصوف وہ ہی جسکی بھلائی یا برائی یا اور قسم کی خاصیت بیان کیجاوے

پہلے درویش کی خبر دیتا ہی که وہ بیان کرنے کو یون مستعد ہو بیٹھا
مثال ای معبود اللہ ذرا ادھر متوجہ ہو کر سنو اسکے سامع کو معلوم ہوا
که کہنے والا اپنی کہانی سنانے کی خواہش رکھتا ہی مرکب غیر مفید
وہ ہی جسکے سننے سے سامع کو کچھ خبر یا طلب معلوم نہووے بلکہ دوسری
بات کے سننے کا جس سے خبر یا طلب حاصل ہووے منتظر رہے اسلیے
مرکب غیر مفید پورا جملہ نہین ہوتا ہمیشہ مثل مفرد کے جملہ کا جزو ہوتا ہی
مرکب غیر مفید کی دو قسمین ہین تقییدی اور غیر تقییدی مرکب تقییدی کے
معنے یہ ہین کہ جز اول جزو دوم کے لیے قید ہووے خواہ وہ
قید اضافی ہو جیسا زید کا غلام یا قید توصیفی ہووے جیسا اچھا لڑکا
اور مرکب غیر تقییدی وہ ہی که جزو اول دوسرے جزو کے لیے قید نہووے
اسکی دو قسمین ہین مرکب امتزاجی اور مرکب غیر امتزاجی مرکب امتزاجی
وہ ہی که دونون جزو ملکر ایک جزو کا نام ہو جاوے اور غیر امتزاجی وہ ہی
که جزو دوم مین کوئی حرف عطف مقدر ہووے جیسا ۱۵ که ۵ - اور ۱۰ سے
مرکب ہوا ہی پس ان اعتبارات سے مرکب غیر مفید کی چار قسمین ہین
۱ مرکب اضافی ۲ مرکب توصیفی ۳ مرکب امتزاجی ۴ مرکب غیر امتزاجی مرکب اضافی
وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے ایک اسم کو دوسرے
اسم کی طرف نسبت کرنے کو اضافت کہتے ہین اور جسکی طرف

باب دوم علم نحو مین

تعریف نحو کی

نحو وہ علم ہے جس سے مفردون کو ملاکر کلام بنانا آجاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وے آپس مین کیا علاقہ رکھتے ہین مرکب وہ ہے جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اور ٹکڑے کرنے سے اوسکا ہر ایک جزو اپنے اپنے معنی مقررہ تبلاوے اوسکی دو قسمین ہین

مرکب مفید مرکب غیر مفید

مرکب مفید وہ ہے کہ اوسکا کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اور سامع کو دوسری بات کے سننے کا انتظار نہ ہے وہ سنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہے یا خود کچھ خواہش رکھتا ہے اور مرکب مفید ہی کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہین مثلاً پہلا درویش لنگوٹ باندہ کر دوزانو ہو بیٹھا اسکے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا

جواب

کریم خان اسم جامد علم صیغۂ واحد مذکر حقیقی میرا ضمیر مضاف الیہ صیغۂ واحد متکلم مشترک خط اسم جامد نکرہ صیغۂ واحد مذکر سماعی غیر حقیقی لکھے گا صیغۂ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل متعدی معروف

جواب

عبد اللہ بیگ اسم جامد علم صیغۂ واحد مذکر حقیقی اوسے ضمیر مفعول مع علامت صیغہ واحد غائب مشترک کتاب اسم جامد نکرہ صیغۂ واحد مونث سماعی غیر حقیقی نہ دیگا صیغۂ واحد مذکر غائب بحث نفی فعل مستقبل متعدی معروف

فقط

تمت

بالخیر

سوال ۷

ان مثالون کے کلمات کو خوب مفصل بیان کرو

(۱) رادھا آئی (۲) موہن لال نے گلستان پڑھی ہے (۳) منالال روٹی کھاتا ہے (۴) کریم خان میرا خط لکھے گا (۵) عبداللہ بیگ اوسے کتاب نہ دیگا۔

جواب ۱

رادھا اسم جامد معرفہ صیغہٗ واحد مونث حقیقی اور آئی صیغہٗ واحد مونث غائب بحث اثبات فعل ماضی مطلق لازم

جواب ۲

موہن لال اسم جامد معرفہ صیغہٗ واحد مذکر حقیقی اور نے حرف علامت فاعل اور گلستان اسم جامد معرفہ صیغہٗ واحد مونث سماعی غیر حقیقی اور پڑھی ہے صیغہٗ واحد مونث غائب بحث اثبات فعل ماضی قریب متعدی معروف

جواب ۳

منالال اسم جامد علم صیغہٗ واحد مذکر حقیقی روٹی اسم جامد نکرہ صیغہٗ واحد مونث قیاسی غیر حقیقی کھاتا ہے صیغہٗ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل حال متعدی معروف

سوال ۱۷

حروف تہجی کسکو کہتے ہین۔

جواب ۱۷

حروف تہجی وے ہین جو صرف واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوئے ہین جیسا ا ب ت ث وغیرہ

سوال ۱۸

حروف علت بیان کرو

جواب ۱۸

حرف علت کے تین ہین و ا ی کہ مجموعہ انکا لفظ وای ہے جو اکثر علیل کے مونہہ سے نکلتا ہے اسی لیے اونکو حروف علت کہتے ہین

سوال ۱۹

حرکتون کے نام بیان کرو

جواب ۱۹

زبر کو فتحہ کہتے ہین اور زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ جس حرف پر حرکت فتحے کی ہووے اوسکو مفتوح کہتے ہین اور جسپر حرکت کسرے کی ہووے اوسے مکسور اور جسپر حرکت ضمہ ہووے اوسے مضموم کہتی ہین جیسا آ بِ ثُ اس صورت مین آ مفتوح ہے اور بِ مکسور اور ثُ مضموم ہے

علامت مفعول یا علامت اضافت یا علامت ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف نہ آوے تب تک لفظاً اوسکی جمع کی ضرورت نہین ہے جیسا مرد آئے مگر جن مذکر اسمون کے آخر آیا ہ ہووے حالت جمع مین اونکی حرف آخر کو ے مجہول سے بدلتے ہین جیسا لڑکے آئے اور پردے چھوڑے اسیطرح جن مونث اسمون کے آخر یٔ معروف ہووے اونکی جمع انؔ سے کرتے ہین جیسا لڑکیان آئین اور روٹیان لائین اور جن کے آخر یٔ معروف نہووے اونکی جمع لفظ ینؔ سے کرتے ہین جیسا عورتین آئین اور کتابین پڑھین جب کسی اسم کے آخر علامت فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف آوے تب اونکی جمع ونؔ سے کیجاتی ہے جیسا مردون نے لڑکون کو عورتون سے بلوایا مگر حالت ندا مین اسم کے آخر صرف وؔ مجہول زیادہ کرنے سے جمع سمجھی جاتی ہے جیسا اے مردو اے عورتو اے لڑکو اے لڑکیو ؁

سوال ۱۶

فعل مجہول کے بنانے کا کیا طریقہ ہے

جواب ۱۶

فعل ماضی مطلق کے آخر مصدر جانا کا کوئی صیغہ بڑھانے سے فعل مجہول بنتا ہے جیسا لکھا گیا لکھا جاتا ہے

سوال ۱۲

مذکر اور مؤنث سماعی اور قیاسی کی تعریف کرو

جواب ۱۲

مذکر اور مؤنث سماعی وے ہیں جنکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہوا اونکا مذکر اور مؤنث بولنا اہل زبان سے سنا گیا ہو اور قیاسی وہ ہے جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر ہو

سوال ۱۴

مذکر اور مؤنث کی شناخت کے قاعدے بیان کرو

جواب ۱۴

جس اسم کے آخر آیا ہ اصلی ہووے وہ اکثر مذکر ہوگا جیسا صحرا اور لڑکا و بندہ و پردہ اور جو اسم تفعیل کے وزن پر ہو جیسا تحریر و تقریر یا جسکے آخر ت مصدر عربی یا ٹ حاصل مصدر ہندی کی ہووے جیسے راحت و عادت و بناوٹ یا حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہووے جیسے سفارش یا اوس اسم کے آخر ی معروف ہووے جیسے روٹی وہ اکثر مؤنث ہوگا

سوال ۱۵

مذکر اور مؤنث کی جمع کے قاعدے بیان کرو

جواب ۱۵

جس مذکر اسم کے آخر آیا ہ نہووے جبتک اونکے آخر علامت فاعل یا

سمجھے گئے اور معرفہ وہ ہے جو ایک خاص فرد پر دلالت کرے جیسا للّو نبّو وغیرہ اسم خاص ہین۔

سوال ۱۲

ضمیر کسکو کہتے ہین

جواب ۱۲

ضمیر وہ لفظ ہے جو بجاے اسم کے بولا جاوے جیسے مین ہم تو تم وہ وے

سوال ۱۳

اسم اشارہ کسکو کہتے ہین

جواب ۱۳

اسم اشارہ وہ لفظ ہے جس سے کسی کی طرف اشارہ کرین جیسا وہ دوات اور یہ کتاب

سوال ۱۴

مذکر اور مونث حقیقی اور غیر حقیقی کی تعریف کرو

جواب ۱۴

مذکر حقیقی مذکر جاندار کو کہتے ہین جسکے مقابل مین ایک مادہ جاندار ہووے جیسا مرد اور اسیطرح مونث حقیقی مونث جاندار کو کہتے ہین جسکی مقابل مین نر جاندار ہووے جیسا عورت اور مذکر اور مونث غیر حقیقی پہچان ہوتی ہین

چیز سے بنجاوے محض اس بنانے ہی کو اسم مشتق نہین کہتے ہین بلکہ
اسم مشتق وہ ہوتا ہے جو مصدر سے اسطور پر با قاعدہ صرف بنایا جاوی
کہ اوسمین مصدر کے حروف مادّہ اور اوسکے معنی قائم رہین پس اس لیے
گنا اسم جامد ہی مصدر نہین اور رَتی اور گز اسم مشتق نہین بلکہ جامد ہین

سوال ۳

مصدر کے حروف مادّہ کی تعریف کرو۔

جواب ۳

مصدر کے حروف مادّہ وے ہوتے ہین جو بعد دور کرنے علامت مصدر
کے ہر فعل اور اسم مشتق مین جو اوس مصدر سے بنائے گئے ہو وین
قائم رہین خواہ بصورت اصلی یا کسی حرف سے تبدیل ہو کر جیسی لکھنا ایک
مصدر ہے جب اوس سے علامت مصدر دور کر دی لکھہ باقی رہا یہی لفظ
لکھہ ہر فعل اور اسم مشتق کے ساتھ جو لکھنا سے مشتق ہو وین پایا جاویگا۔

سوال ۴

نکرہ اور معرفہ کی تعریف کرو۔

جواب ۴

نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کے تمام افراد پر برابر بولا جاوے
مثلاً لفظ کتاب سے ہر ایک کتاب اور انسان سے تمام جہان کے آدمی

سوال

میز کرسی اسم مشتق ہین یا جامد

جواب

میز اور کرسی اسم جامد ہین اسم مشتق نہین ہو سکتے ہین کیونکہ اسم مشتق وہ ہوتا ہے جو مصدر سے بنایا جاوے

سوال

مصدر کسکو کہتے ہین

جواب

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اور اوسکی آخر اردو مین لفظ نا علامت مصدر ہوتا ہے جیسے آنا جانا لکھنا پڑہنا وغیرہ

سوال

کیا بسبب ہونے علامت مصدر کے لفظ گنا کو بہی مصدر کہوگی اور رس اور شکر وغیرہ جو اوس سے بنے ہین اونہین اسم مشتق

جواب

لفظ گنا مصدر نہین ہے اس سببے کہ اوس سے فعل اور اسم مشتق نہین بنتے ہین صرف ہونے علامت مصدر سے مصدر نہو جاویگا اور رس اور گڑ پر بہی تعریف مشتق کی صادق نہین آتی ہے کیونکہ جو ایک چیز دوسری

حرف اور مہمل کی تعریف مین کیا فرق ہے

جوابؔ

حرف دوسرے لفظ کے ساتھ ملنے سے اپنے معنی تبلاتا ہے مگر لفظ مہمل دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر بھی بے معنی رہتا ہے

سؤالؔ

اسم اور فعل کی تعریف مین کیا فرق ہے

جوابؔ

اگرچہ اسم اور فعل دونون اپنے معنی مستقل رکھتے ہین یعنی اپنے معنی تبلانے مین دوسری لفظ کے ملنے کے محتاج نہین ہوتے مگر البتہ فعل مین کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے ضرور ہوتا ہے اور اسم مین کوئی زمانہ نہین پایا جاتا یہی فرق ہے

سؤالؔ

اسم جامد کسکو کہتے ہین

جوابؔ

جامد وہ ہے کہ نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ بنایا جاوے جیسا پتھر کنکر وغیرہ

کے ہے اور ہرگز اور کبھی واسطے تاکید نفی کے ہین جیسا موہن لال نے کبھی اپنا سبق اچھا نہ سنایا مگر بدہو البتہ اپنا سبق خوب یاد کر لیتا ہے اور حروف تہجی وے ہین جو صرف واسطے ترکیب کلمات کے موضوع ہوئے ہین مثلاً اَ ب ت ث وغیرہ منجملہ حروف تہجی کے وَ آ یَ کو حروف علت کہتے ہین وَ کے موافق حرکت ضمہ ہے اور آ کے موافق فتحہ اور یَ کے موافق کسرہ ہے یعنی وَ کے پہلے اکثر پیش ہوتا ہے جیسا کو اور آ کے ماقبل ہمیشہ زبر جیسا کا اور ی کے پہلے اکثر زیر ہوتا ہے جیسا کی جس حرف پر حرکت ضمہ کی ہووے اوسکو مضموم کہتے ہین اور جسپر فتحہ ہووے اوسکو مفتوح اور جسپر کسرہ ہووے اوسے مکسور کہتے ہین جیسا مثالون مذکورۂ بالا مین ک کو باعتبار حرکات مضموم مفتوح یا مکسور کہنا چاہیے ؛

سوالات

سوال ۱

لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف کرو

جواب

لفظ موضوع وہ ہے جسکے بنانے والے نے اوسکے لیے کچھ معنی مقرر کیے ہون اور مہمل اوسکے برعکس ہے

سوال

واسطے ظرفیت کے آتا ہے جیسا مدرسے مین لڑکے پڑھتے ہین اور پر
واسطے بلندی کے ہے جیسا کوٹھے پر چڑھو اور حروف او اور آور واسطے
عطف کے ہین جیسا کتاب گلستان اور بوستان لاؤ اور حروف یا خواہ
چاہو نہین تو واسطے تردید کے ہین جیسا موہن آوے یا زید مطلب یہ ہے
کہ دونون مین سے کوئی ایک شخص آوے اور حرف نے علامت
فاعل فعل متعدی کی ہے جیسا زید نے سبق پڑھا اور لفظ کو اور تئین علامت
مفعول بہ کی ہین اور صرف ضمیر اور اسم اشارہ اور اسم موصول اور اسم
استفہام مین سے مجہول علامت مفعول ہوتی ہے جیسا زید کو بلاؤ اور
اوسکے تئین کہو کہ اسے پڑھے *

اور حروف کا کی کے اور صرف ضمائر مین را رے ری اور نا نے
نی علامتین اضافت کی ہین حروف اے اور اجی واسطے ندا
کے ہین اور ارے اور ابے محبت اور حقارت سے پکارنے کے لیے
موضوع ہوئے ہین اور اگر اور جو حروف شرط کے ہین اور تو اور پس
حروف جزا کے ہین مثلاً اگر علم پڑھو گے تو عزت پاؤ گے اور سوائے
پر الا مگر حروف استثنا کے ہین جیسا سب طالب علم آئے مگر موہن اور
ہان واسطے ایجاب کے آتا ہے جیسا کوئی کہے کتاب لو گے اوسکے
جواب مین یون کہنا چاہیے کہ ہان اور حرف البتہ واسطے تاکید اثبات

یہان تک بیان اثبات فعل کا ہوا اگر فعل منفی بنانا چاہو سوا ے امر اور نہی کے ہر فعل کے اول لفظ نہ یا نہین جو علامت نفی کی ہین زیادہ کرنے سے فعل منفی بنتا ہے جیسا نہ کیا یا نہین آیا ✦

بیان فعل لازمی اور فعل متعدی کا

فعل کی دو قسمین ہین فعل لازمی اور فعل متعدی فعل لازمی وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا زید آیا اور فعل متعدی وہ ہے جو فاعل اور مفعول یہ دونون کی خواہش کرے مثلاً زید نے خط لکھا فعل متعدی کی دو قسمین ہین فعل معروف اور فعل مجہول فعل معروف وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہووے جیسا مثال مذکورہ بالا مین لکھنے فاعل زید معلوم ہوا اور فعل مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہووے جیسے زید مارا گیا تو یہ نہین معلوم ہوا کہ کس نے زید کو مارا ماضی مطلق کے آخر مصدر جانا کا کوئی صیغہ بڑہانے سے فعل مجہول بنتا ہے جیسا خط لکھا گیا

بحث حرف

حرف وہ ہے جو بغیر مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی نہ بتاوے اور کوئی زمانہ اوسمین نہ پایا جاوے جیسا سے اور تک کے کچہ معنی نہ سمجھے گئے مگر اس ترکیب سے کہ کلکتے سے پشیاور تک تار برقی لگا یا گیا ہے سے کے معنی ابتدا کے اور تک کے معنی انتہا کے مفہوم ہوئے اور مین

نام فعل	واحد	جمع	صیغہ
ماضی ناتمام	مین لکھتا تھا	ہم لکھتے تھے	متکلم
ایضاً	تو لکھتا تھا	تم لکھتے تھے	مخاطب
ایضاً	وہ لکھتا تھا	وے لکھتے تھے	غائب
ماضی شکی	مین نے لکھا ہوگا	ہمنے لکھا ہو گا	متکلم
ایضاً	تو نے لکھا ہو گا	تمنے لکھا ہو گا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا ہو گا	اونھون نے لکھا ہوگا	غائب
حال	مین لکھتا ہون	ہم لکھتے ہین	متکلم
ایضاً	تو لکھتا ہے	تم لکھتے ہو	مخاطب
ایضاً	وہ لکھتا ہے	وے لکھتے ہین	غائب
مضارع	مین لکھون	ہم لکھین	متکلم
ایضاً	تو لکھے	تم لکھو	مخاطب
ایضاً	وہ لکھے	وے لکھین	غائب
مستقبل	مین لکھونگا	ہم لکھین گے	متکلم
ایضاً	تو لکھے گا	تم لکھو گے	مخاطب
ایضاً	وہ لکھے گا	وے لکھین گے	غائب

جتنے فعل مصدر لکھنا سے بنائے جاتے ہین تبرتیب سب فعلون کی گردان لکھی جاتی ہے

نام فعل	واحد	جمع	صیغہ
امر	لکھہ	لکھو	مخاطب
نہی	مت لکھہ	مت لکھو	مخاطب
ماضی مطلق	مین نے لکھا	ہمنے لکھا	متکلم
ایضاً	تو نے لکھا	تمنے لکھا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا	اونھون نے لکھا	غائب
ماضی قریب	مین نے لکھا ہے	ہمنے لکھا ہے	متکلم
ایضاً	تو نے لکھا ہے	تمنے لکھا ہے	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا ہے	اونھون نے لکھا ہے	غائب
ماضی بعید	مین نے لکھا تھا	ہمنے لکھا تھا	متکلم
ایضاً	تو نے لکھا تھا	تمنے لکھا تھا	مخاطب
ایضاً	اوسنے لکھا تھا	اونھون نے لکھا تھا	غائب
ماضی شرطی	مین لکھتا	ہم لکھتے	متکلم
ایضاً	تو لکھتا	تم لکھتے	مخاطب
ایضاً	وہ لکھتا	وے لکھتے	غائب

حاصل ہوتا ہے جیسے سونا کھانا پینا سے سو کھا پی صیغے امر کے بنے اور یا آخر زیادہ کرنے سے سویا کھایا پیا صیغے ماضی مطلق کے بنے اور امر کے آخر تا بڑہانے سے فعل ماضی شرطی بنتا ہے جیسے لکھ سے لکھتا بنا اور ے مجہول امر پر زیادہ کرنے سے فعل مضارع حاصل ہوتا ہے جیسا لکھے اور مضارع کے آخر لفظ گا زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بنتا ہے جیسا لکھے گا

قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر لفظ ہے بڑہانے سے فعل ماضی قریب بنتا ہے جیسا لکھا ہے اور ماضی مطلق پر لفظ تھا زیادہ کرنے سے فعل ماضی بعید بنتا ہے جیسا لکھا تھا اور لفظ ہوگا بڑھانے سے فعل ماضی شکی ہوتا ہے جیسا لکھا ہوگا ماضی شرطی کے آخر لفظ ہے زیادہ کرنے سے فعل حال بنتا ہے جیسا لکھتا ہے اور لفظ تھا بڑہانے سے فعل ماضی ناتمام یا استمراری بنتا ہے جیسا لکھتا تھا سوا ے امر و نہی کے سب فعلوں کے چھہ چھہ صیغے ہوتے ہین

آخر علامت فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف آوے تب اونکی جمع و نَ سے کرتے ہین جیسا مردون نے لڑکون سے لڑکیون کو عورتون مین کتابون کو پڑہوایا +

بحث فعل

فعل وہ ہے جو بلا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی تبا وے اور اہمین کوئی زمانہ بہی تینون زمانون ماضی اور حال اور مستقبل سے پایا جاتا ہے

دستور اشتقاق یعنی طریقہ نکالنے اور بنانے فعلون کا

فعل کی چھہ قسمین ہین ماضی حال مضارع مستقبل امر نہی یہان طریقہ بنانے صیغہٴ واحد حاضر امر و نہی اور صیغہٴ واحد غائب باقی اور افعال کا مذکور ہوتا ہے

مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغہٴ واحد امر حاضر بنتا ہے جیسا لکھنا سے لکھہ اور امر کے اول لفظ مت زیادہ کرنے سے نہی کا صیغہ بنتا ہے جیسا مت لکھہ فعل ماضی کی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی شرطی ماضی ناتمام یا استمراری ماضی شکی امر کے آخر اَ زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بنتا ہے جیسے لکھہ سے لکھا صیغہٴ ماضی مطلق بنا مگر جس امر کے آخر حروف علت یعنی و ی آ سے کوئی حرف ہووے اسکے آخر لفظ یا زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق

بیان وحدت اور جمعیت کا

باعتبار واحد اور جمع ہونے کے اسم کی دو قسمین ہین واحد اور جمع
واحد ایک کو کہتے ہین جیسا کتاب پیالہ عورت وغیرہ اور جمع وہ ہی
جو ایک سے زیادہ ہو جیسا کتابین اور پیالے جس اسم مذکر کے آخر
الف یا ہ ساکن نہووے اور اُسکے آخر علامت فاعل یا مفعول یا اضافت
یا ظرفیت وغیرہ یا خود اسم ظرف نہ آوے لفظاً اُسکی جمع کی کچھ حاجت
نہین ہی جیسا مرد آئے اور برتن خریدے اور قالین زید فروخت ہوئی
اور تم اپنے اپنے گھر جاؤ اُنکے افعال کی جمعیت اور وحدت سے اُنکے
فاعل اور مفعول کی وحدت اور جمعیت معلوم ہو جاتی ہی مگر جن اسماے
مذکر کے آخر الف یا ہ آوے حالت جمعیت مین ے مجہول سے بدلتے ہین
جیسا بہت گھوڑے آئے اور لڑکے بیٹھے جس مؤنث اسم کے آخر
یاے معروف نہووے اُسکی جمع کے واسطے آخر مین لفظ ین زیادہ
کرتے ہین جیسا عورتین آئین اور کتابین خریدین اور جس مؤنث کے
آخر تی معروف ہووے اُسکی جمع کے واسطے آن بڑھاتے ہین
جیسا لڑکیان آئین بکریان مول لین وغیرہ اور حالت ندا مین
اسم کے آخر حرف و مجہول زیادہ کرنے سے جمع مفہوم ہوتی ہی
جیسا اے مردو اے لڑکو اے عورتو اے لڑکیو مگر جب کسی اسم کے

مستثنیٰ ہین اور واسطے شناخت مؤنث کے تین قاعدے کلیہ ہین باقی اکثریہ ❊

قاعدہ ۱

جو اسم تفعیل کے وزن پر آوے وہ مؤنث ہوگا مثلاً تعظیم تکریم تحریر تقریر تحصیل تکمیل وغیرہ مگر لفظ تعویذ مستثنیٰ ہی ❊

قاعدہ ۲

حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہووے مؤنث ہوتا ہی جیسا سفارش خارش آزمایش آسایش وغیرہ ❊

قاعدہ ۳

جس اسم کے آخر تاے مصدر عربی یا تاے حاصل مصدر ہندی کی آوے وہ بھی مؤنث ہوتا ہی جیسا قدرت خلقت کثرت اور بناوٹ سجاوٹ وغیرہ مگر لفظ شربت اس قاعدے سے مستثنیٰ ہی ❊

قاعدہ ۴

جن اسموں کے آخر ی معروف ہووے اکثر مؤنث ہوتے ہین جیسا روٹی ٹوپی حویلی کرسی وغیرہ مگر پانی گھی موتی جی دہی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہین ❊

بیان تذکیر و تانیث

باعتبار تذکیر و تانیث کے اسم کی دو قسمین ہین مذکر و مؤنث جس مذکر جاندار کے مقابل مین جاندار مادہ ہووے اُسے مذکر حقیقی کہتے ہین جیسا مرد اور شیر اور جس مؤنث جاندار کے مقابل مین جاندار نر ہووے اُسے مؤنث حقیقی بولتے ہین جیسا عورت اور شیرنی اور مذکر و مؤنث بیجان کو غیر حقیقی کہتے ہین لیکن مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی شناخت نہایت مشکل ہے اسکے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہے بلکہ بعض مُلکون مین جس چیز کو مذکر بولتے ہین دوسرے مُلک مین اُسی کو مؤنث کہتے ہین اور مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمین ہین سماعی اور قیاسی سماعی اُسے کہتے ہین جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہو بلکہ اُسکا مذکر اور مؤنث بولنا اہل زبان سے سُنا گیا ہو جیسا قالین چاقو قلم کاغذ آسمان وغیرہ مذکر سماعی ہین اور کتاب دوات میز زمین جاجم وغیرہ مؤنث سماعی ہین۔

قیاسی اُسے کہتے ہین کہ جسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر ہو۔

قاعدہ درباب پہچان مذکر اور مؤنث کے

قاعدہ ۔ جس اسم کے آخر آ یا ہ اصلی ہووے وہ اکثر مذکر ہوگا جیسا گھوڑا و لڑکا و بندہ و پردہ مگر دعا قبا سزا مادہ وغیرہ چند اسم اس قاعدہ سے

اور بیٹا اور چچا مین بسبب مضاف ہونے کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی

قسم ششم منادیٰ

منادیٰ وہ ہی جو پکارا جاوے جیسا اے لڑکے اور آو آدمی اے اور آو حرف ندا کے ہین اور لڑکا اور آدمی منادیٰ اِن مین بھی بسبب خطاب کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی ٭

بیان مصدر کا

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین اُردو مین اُسکے آخر مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہی جیسا آنا کھانا خریدنا قبول کرنا ٭

اسم مشتق

اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے اس طور پر بنایا جاوے کہ اُسمین مصدر کے حروف مادہ اور اُسکے معنی قائم رہین ٭

فائدہ

مصدر کے حروف مادہ وے ہوتے ہین جو بعد حذف کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اسم مشتق کے ساتھ جو اُس مصدر سے بنے ہون بجنسہ یا تبدیل ہوکر باقی رہین اسم مشتق کی سات قسمین ہین اسم فاعل ٭ اسم مفعول ٭ اسم تفضیل ٭ صفت مشبہ ٭ اسم آلہ ٭ اسم ظرف ٭ اسم حالیہ ٭

متکلم بات کرنے والے کو کہتے ہین اور مخاطب حاضر کو کہتے ہین جس سے بات کیجاوے اور غائب وہ ہی جو سامنے موجود نہو وے اور اُسکا ذکر ہو

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس لفظ سے کسی کی طرف اشارہ کرین اور جسکی طرف اشارہ کیا جاوے اُسسے مشار الیہ کہتے ہین اسم اشارہ کے چار لفظ ہین

	واحد	جمع
اشارۂ قریب	یہ	یے
اشارۂ بعید	وہ	وے

قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہی جو بغیر ملانے صلہ کے پورا جزو جملہ کا نہو سکے یعنے نہ مبتدا ہو سکے اور نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون جیسا جو لڑکا کل غیر حاضر تھا آیا (کل غیر حاضر تھا) یہ جملہ اسکا صلہ ہی اسم موصول صلے سے ملکر لفظ آیا کا فاعل ہوا۔

قسم پنجم مضاف

جو اسم کہ طرف علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کے نسبت کیا جاتا ہی اُسمین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہی جیسا موہن کا باپ بیتر آبھائی اُسکا بیٹا جسکا چچا نوکر تھا اُسنے پنشن پائی لفظ باپ اور بھائی

اسم عام اور اسم کُلّی بھی کہتے ہین ۞

معرفہ شخص معین اور خاص چیز کو کہتے ہین اسکی چھ قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ اسم موصول اور مضاف ان چارون کی طرف اور منادی

قسم اول علم

علم وہ ہی کہ نام ہو شخص معین یا خاص چیز کا مثلاً موہن لال اس سے وہی شخص سمجھا جاویگا جسکا نام موہن لال ہی اور آگرہ سے خاص شہر آگرہ اسی طرح گنگا جمنا وغیرہ جو دریاؤن کے نام ہین اور گلستان اور بوستان وغیرہ جو کتابون کے نام ہین اسم معرفہ ہین اور ایسے معرفہ کو اسم خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہین ۞

قسم دوم ضمیر

ضمیر وہ ہی جو بجاے اسم کے لائی جاوے جیسا موہن لال آیا اور اُسنے سبق پڑھا پس لفظ اُسنے ضمیر غائب ہی جو بجاے موہن لال کے جسکا ذکر ضمیر سے پہلے ہوگیا ہی آیا ہی ضمیر کے چھ صیغے ہوتے ہین ۞

واحد	جمع	صیغہ
مین	ہم	متکلم
تو	تم	مخاطب
وہ	وے	غائب

مفرد وہ ہی جس سے ایک معنی سمجھے جاوین اور اُسکے جزون کے
معنی نہون جو اُسکے موضوع لہٗ سے علاقہ رکھتے ہون یعنے ٹکڑے
کرنے سے کسی ٹکڑے کے کچھ معنی جو اُس لفظ سے علاقہ رکھتے ہون
سمجھے نہ جاوین مثلاً کریم کسی شخص کا نام ہی اُسکے ٹکڑے کر-یم
کچھ معنی نہین رکھتے ہین جو اُس شخص کے نام سے علاقہ رکھتے ہون
اور لفظ مفرد ہی کو کلمہ کہتے ہین اسکی تین قسمین ہین ۱ اسم ۲ فعل ۳ حرف

بحث اسم کی

اسم وہ ہی جو بغیر ملانے دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتاوے اور
کوئی زمانہ اُسکے معنی سے نہ سمجھا جاوے جیسا کاغذ اور کتاب بولتے ہی
سمجھا گیا کہ یہ نام اُن چیزون کا ہی جسپر آدمی لکھتے یا جسکو پڑھتے ہین
اسم کی تین قسمین ہین ۱ جامد ۲ مصدر ۳ مشتق جامد وہ ہی کہ نام ہو
کسی شخص یا چیز کا اور وہ کسی لفظ سے مشتق نہووے اور نہ اُس سے
کوئی اور لفظ مشتق کیا جاوے جیسا لڑکا لڑکی آگرہ دہلی وغیرہ
اسم جامد کی دو قسمین ہین ۱ نکرہ اور ۲ معرفہ
نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کے تمام افراد پر بولا جاوے
مثلاً انسان سے ہر آدمی سمجھا جاتا ہی اور حیوان سے تمام جہان کے
جانور اسیطرح میز کرسی قلم کاغذ وغیرہ اسم نکرہ ہین اسم نکرہ کو

حصۂ دوم قواعد اُردو

باب اول صرف مین

تعریف صرف کی

صرف وہ علم ہی جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے اور اُسکی گردان اور طریقہ تبدیل کرنے صورت الفاظ کا معلوم ہو جاوے

بیان کلمہ کا

لفظ وہ ہی جو آواز آدمی کے مُنہ سے نکلے خواہ وہ معنی دار ہو یا بے معنی جس لفظ کے لیے واضع نے کچھ معنی مقرر کیے ہین اُسے موضوع کہتے ہین جیسا لفظ زید سے ایک شخص کا نام سمجھا جاتا ہی اور دل سے ایک عضو خاص اور جس لفظ کے کچھ معنی نہین اُسے مہمل کہتے ہین جیسا دیز جو زید کے اوُلٹے حرفون سے بنا ہی محض بے معنی لفظ ہی لفظ موضوع کی دو قسمین ہین مفرد اور مرکب

مطالب	صفحہ	مطالب	
مرکب اضافی	۲۶	بیان اقسام مفعول و دیگر	
مرکب توصیفی	۲۷	متعلقات فعل	
مرکب امتزاجی	۲۸	مفعول مطلق	۳۴
مرکب غیر امتزاجی یا مرکب تعدادی	،،	مفعول فیہ	،،
تقسیم جملہ	۲۹	مفعول لہ	۳۵
جملہ اسمیہ	،،	بیان حال و ذوالحال	،،
اجزای جملہ اسمیہ	،،	بیان تمیز و ممیز کا	۳۶
جملہ فعلیہ	۳۰	بیان توابعات کا	،،
اجزاے جملہ فعلیہ	،،	اقسام توابعات	،،
فاعل	،،	قسم اول عطف بحرف	،،
مفعول بہ	،،	قسم دوم بدل	۳۷
بیان استعمال لفظ نے علامت فاعل کا	،،	قسم سوم تاکید	۳۸
قاعدہ کلیہ فعلوں کی تذکیر اور تانیث		قسم چہارم تابع مہمل	،،
اور وحدت اور جمعیت کا -	۳۱	قسم پنجم عطف بیان	۳۶
بیان فعل معروف اور مجہول کا	۳۲	سوالات نحو	،،
اقسام فعل متعدی باعتبار مفعول کے -	،،		
بیان جملہ انشائیہ کا	۳۳	تمت الفہرست	
اقسام جملہ انشائیہ	،،		

فہرست حصہ دوم قواعد اردو

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
باب اول صرف میں		اقسام مشتق	۵
...یف حرف	۱	بیان تذکیر وتانیث	۶
...ن کلمہ	"	قاعدہ پہچان مذکر اور مونث کے	"
...رد	۲	بیان وحدت وجمعیت	۸
اقسام کلمہ	"	بحث فعل	۹
بحث اسم	"	دستور اشتقاق افعال	"
جامد	"	گردان فعل	۱۱
نکرہ ومعرفہ	"	بیان فعل لازمی اور متعدی کا	۱۲
اقسام معرفہ	۳	بحث حرف	"
اقسام اول علم	"	سوالات صرف	۱۵
قسم دوم ضمیر	"	باب دوم نحو میں	
قسم سوم اسم اشارہ	۴	تعریف نحو	۲۵
قسم چہارم اسم موصول	"	مرکب	"
قسم پنجم مضاف	"	اقسام مرکب	"
قسم ششم منادی	۵	مرکب مفید	"
بیان مصدر	"	مرکب غیر مفید	[illegible]
اسم مشتق	"	اقسام مرکب غیر مفید	۲۶

Kawaaid Ordu II Part

حصہ دوم

رسالہ قواعد اردو

INDIAN INSTITUTE

مجاریہ و مستعملہ مدارس سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی جسکو مرزا نثار علی بیگ

مدرس اول آگرہ کالج نے باعانت منشی فیض اللہ خان مدرس دوم

تالیف کیا

واسطے استعمال طلبہ مدارس و مکاتب سررشتہ تعلیم صوبہ اودہ کی

حسب الحکم جناب صاحب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و

شمالی و صوبہ اودہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنو میں چھاپا گیا

ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء

Qawāʿid-ĕ-Urdū

Pt. II.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.